فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۲۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا یاجوج ماجوج کا وجود ہے؟

جواب: یاجوج ماجوج اللہ تعالیٰ کی عجیب وغریب مخلوق ہے۔ یہ ایک مضبوط دیوار کے پیچھے ہے، جسے بادشاہ ذوالقرنین نے بنایا ہے۔ سورت کہف (۹۰۔۹۸) میں یاجوج وماجوج کا ذکر موجود ہے۔

یاجوج ماجوج کا خروج قیامت کی نشانی ہے۔ قرب قیامت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد یاجوج ماجوج دیوار سے نکلیں گے اور زمین میں تباہی برپا کر دیں گے۔

❀ سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، آپ نے پوچھا: کیا مذاکرہ چل رہا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا: قیامت کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ ؛ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ

النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ .

''قیامت تب تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں، پھر آپ ﷺ نے دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، نزول عیسیٰ، یاجوج ماجوج کا خروج، تین مقامات سے خسف (زمین کا نیچے دھنس جانا)، مشرق کا خسف، مغرب کا خسف، جزیرہ عرب کا خسف اور ان سب سے آخری نشانی یہ ہے کہ یمن سے آگ نکلے گی، جو لوگوں کو ان کے محشر کی طرف ہانک لائے گی۔''

(صحیح مسلم :2901)

یاجوج وماجوج کے فساد و فتنے سے بچنے کے لیے عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کے ساتھ کوہِ طور میں محصور ہوں گے اور اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کریں گے، تو اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو ہلاک کر دے گا۔

❁ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

...... يُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ، حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ

اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ....

''...... اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی (کوہِ طور پر) محصور ہو کر رہ جائیں گے، یہاں تک کہ جو آپ کے ہاں اِس وقت سو دینار کی حیثیت ہے، ان میں سے ہر ایک کے نزدیک بیل کا سر اس سے کہیں زیادہ قیمتی اور بہتر ہوگا، تو اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی گڑگڑا کر دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کرے گا، جس سے وہ سب (اکٹھے) مر جائیں گے کہ گویا ایک ہی انسان کی موت ہوئی ہو۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی (کوہِ طور سے) زمین پر اُتریں گے، تو انہیں ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں ملے گی، بلکہ ہر جگہ یاجوج وماجوج کی گندگی اور بدبو پھیلی ہوگی، تو اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے، اللہ تعالیٰ بختی اُونٹوں کی طرح لمبی گردنوں والے پرندے بھیجے گا، جو یاجوج وماجوج (کی نعشوں) کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے، جہاں اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش نازل کرے گا، جس سے کوئی پکا یا کچا گھر اُوٹ مہیا نہیں کر سکے گا، وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرف صاف کر دے گی......۔''

(صحیح مسلم : 2937)

یاجوج ماجوج کا خروج قیامت کی نشانی میں سے ہے۔

یاجوج وماجوج زمین میں فساد برپا کریں گے، جب وہ محسوس کریں گے کہ ہم نے زمین والوں کوقتل کردیا ہے،تو وہ کہیں گے کہ ہم آسمان والے کوبھی قتل کردیتے ہیں، (نعوذ باللہ!) پھروہ آسمان کی طرف تیر پھینکے گے، اللہ تعالیٰ تیروں کوخون آلود کرکے نیچے پھینک دے گا، وہ سمجھے گے کہ (نعوذ باللہ!) ہم نے اللہ تعالیٰ کوبھی ختم کردیا۔

(صحیح مسلم : 2937)

سوال: کیا نبی کریم ﷺ نے کبھی سر کے بال مونڈھے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے لمبے بال تھے، جومختلف اوقات میں کانوں کی لوتک، کندھوں تک اور کانوں اور کندھوں کے درمیان تک ہوتے تھے۔ یہ نبی کریم ﷺ کا معمول تھا۔ عام حالات میں نبی کریم ﷺ سے سر کے بال منڈوانا ثابت نہیں، البتہ حج اور عمرہ میں نبی کریم ﷺ سے سر کے بال مونڈھنا ثابت ہے۔ (بخاری: ۴۴۱۰، مسلم: ۱۳۰۴)

سوال: کیا انبیائے کرام علیہم السلام برزخی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں؟

جواب: برزخ کی زندگی ہر ایک کے لیے ہے، یہ زندگی انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی حاصل ہے۔ اس میں انبیاء کوتخصیص نہیں۔ یاد رہے کہ حیات برزخیہ کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ یہ دنیوی زندگی کے مماثل نہیں۔

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

حَيَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبْرِهِ هُوَ وَسَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ مَعْلُومَةٌ عِنْدَنَا عِلْمًا قَطْعِيًّا لِمَا قَامَ عِنْدَنَا مِنَ الْأَدِلَّةِ فِي ذٰلِكَ وَتَوَاتَرَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ، وَقَدْ أَلَّفَ الْبَيْهَقِيُّ جُزْءً فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ فِي قُبُورِهِمْ.

''نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیائے قبروں میں زندہ ہیں، یہ عقیدہ ہمارے نزدیک

قطعی الثبوت ہے، کیونکہ ہمارے پاس اس بارے میں دلائل موجود ہیں اور اس پر متواتر احادیث ہیں، نیز حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) نے «حَيَاةُ الْأَنْبِيَاءِ فِي قُبُورِهِمْ» کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے۔''

(الحاوي للفتاوي : 178/2)

سوال : کیا تمام انبیاء شہید ہیں؟

جواب : بعض انبیاء کو شہید کیا گیا، مگر تمام انبیاء کے شہید ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ اس بارے میں کوئی روایت ثابت نہیں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لَأَنْ أَحْلِفَ تِسْعًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ قَتْلًا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ وَاحِدَةً أَنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ نَبِيًّا، وَاتَّخَذَهُ شَهِيدًا .

''میں نو مرتبہ یہ قسم اٹھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہوئے، یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک مرتبہ قسم اٹھاؤں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قتل نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جسے نبی بنایا ہے، اسے شہادت کا رتبہ بھی عطا کیا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 381/1، مسند أبي يعلى : 5207)

سند ضعیف ہے۔ اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

سوال : درج ذیل روایت کیسی ہے؟

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

...... ثُمَّ هَبَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَمَا

رُئِيَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ .

''......(رسول اللہ ﷺ نے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا۔) پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور وفات تک منبر پر نہ دیکھے گئے (اس کے بعد دوبارہ خطبہ ارشاد نہیں فرمایا اور وفات پا گئے)۔''

(مسند الإمام أحمد :91/1، سنن الدّارمي :81، مسند أبي يعلى : 1155)

جواب:اس کی سند حسن ہے۔اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (٦٥٩٣) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (٧٧٥٦) نے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

۞ حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُتَوَاتِرٌ .

''یہ حدیث متواتر ہے۔''

(الحاوي للفَتاوِي : 16/2)

سوال: جائے حادثہ پر پھول رکھنا کیسا ہے؟

جواب: جائے حادثہ پر پھول رکھنا کفار کی عادت ہے، اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں، مسلمانوں کو کفار کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

سوال: میری لمبی ڈاڑھی ہے، میں نے کئی گھروں میں پیغام نکاح بھیجا، مگر سب نے لمبی ڈاڑھی کی وجہ سے رشتہ ٹھکرا دیا، میرے گھر والے مجھے ڈاڑھی مونڈھنے کا کہتے ہیں، میرے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ڈاڑھی مونڈھنا حرام ہے۔ گناہ کبیرہ ہے۔ منگنی کے لیے ڈاڑھی مونڈھنا

حلال نہیں۔ جن بچیوں نے آپ سے شادی کرنے سے انکار کیا ہے، ان کے علاوہ بھی رشتے ہیں، آپ دین پر قائم رہیں، اللہ تعالیٰ آپ کے لیے بہتر سبب پیدا کر دے گا، جنہوں نے آپ سے صرف اس بنا پر شادی سے انکار کیا کہ آپ باریش ہیں، ان میں خیر نہیں ہے، وہ کل کلاں دیگر فرائض و واجبات کے ترک کا مطالبہ بھی کر سکتیں ہیں۔ مخلوق کی مان کر خالق کی نافرمانی جائز نہیں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ .

''اللہ کے نافرمان کی اطاعت نہیں ہے۔''

(مسند الإمام أحمد وزوائدهٗ :399/1، سنن ابن ماجه : 2965، وسندهٗ حسنٌ)

(سوال): درج ذیل روایت بلحاظ سند کیسی ہے؟

❁ سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لَمَّا رُمِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَوَقَفَتْ عَلٰى قَبْرِهٖ وَأَخَذَتْ قُبْضَةً مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ، فَوَضَعَتْهُ عَلٰى عَيْنِهَا وَبَكَتْ وَأَنْشَأَتْ تَقُوْلُ :

مَاذَا عَلَى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَ ...... أَلَا يَشَمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا ...... صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ عُدْنَ لَيَالِيَا

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا، تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر آ کھڑی ہوئیں، قبر نبوی سے مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنی آنکھوں پر رکھی، پھر روتے ہوئے یہ اشعار پڑھنے لگیں:

''جس نے نبی کریم ﷺ کی مبارک قبر کی مٹی سونگھی ہے، اسے اچانک زمانے میں کوئی مصیبت پیش نہ آئے۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کی وجہ سے مجھ پر ایسے غم ٹوٹ پڑے ہیں کہ اگر وہ دنوں پر پڑتے، تو وہ راتوں میں بدل جاتے۔''

(مُثير الغرام السّاكن إلى الأشرف الأماكن لابن الجوزي، ص 489، الدُّرة الثّمينة في أخبار المدينة لابن النّجّار : 290؛ اتّحاف الزّائر لابی الیُمن ابن عساكر ص 229)

(جواب): روایت باطل ہے۔

① محمد بن موسیٰ کا تعین وتوثیق نہیں ہو سکی۔

② احمد بن محمد کاتب کی توثیق نہیں۔

③ طاہر بن یحییٰ بن حسین بن جعفر مجہول الحال ہے۔

④ یحییٰ بن حسین بن جعفر کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

⑤ حسین بن جعفر بن حسین بن عبید اللہ کا ترجمہ نہیں ملا۔

⑥ ابو جعفر باقر رحمہ اللہ کا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے، لہٰذا مرسل بھی ہے۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

مِمَّا يُنْسَبُ إِلٰى فَاطِمَةَ، وَلَا يَصِحُّ .

''سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے منسوب روایت ثابت نہیں۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 134/2)

(سوال): کیا کسی صحابی نے نبی کریم ﷺ کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے؟

أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ ...... وَأَنَّكَ مَأْمُونٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبٍ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی رب نہیں اور (اے نبی!) آپ ہر

غائب چیز پر مامون ہیں۔‘‘

جواب: یہ اشعار سیدنا سواد بن قارب رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے۔

(المُعجم الكبير للطّبراني : 6475)

سند جھوٹی اور منقطع ہے۔

① عثمان بن عبدالرحمٰن وقاصی ’’متروک وکذاب‘‘ ہے۔

② علی بن منصور انباری ’’مجہول‘‘ ہے۔

③ محمد بن کعب قرظی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مُتَّفَقٌ عَلٰى تَرْكِهٖ، وَعَلِيُّ بْنُ مَنْصُورٍ فِيهِ جَهَالَةٌ، مَعَ أَنَّ الْحَدِيثَ مُنْقَطِعٌ .

’’عثمان بن عبدالرحمٰن بالاتفاق متروک ہے، علی بن منصور مجہول ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ روایت منقطع ہے۔‘‘

(تاريخ الإسلام :594/1)

❀ اس معنی کی دوسری روایت بھی ہے۔

(دلائل النّبوة للبيهقي : 248/2)

سند سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن تراس کوفی کے حالات نہیں ملے۔

② ابوبکر بن عیاش سیء الحفظ ہے۔

③ ابواسحاق سبیعی کا عنعنہ ہے۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت کو سخت ''منکر'' کہا ہے۔

(سِيَر أعلام النُّبلاء [سيرة]، ص 166)

سوال: درج ذیل روایت بلحاظ سند کیسی ہے؟

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا، فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰى كَفِّي هٰذِهٖ؛ جِلِّيَانٌ مِنَ اللّٰهِ جَلَاهُ لِنَبِيِّهٖ كَمَا جَلَا لِلنَّبِيِّينَ مِنْ قَبْلِهٖ .

''اللہ عزوجل نے میرے لیے دنیا کو بلند کیا، میں نے اس کی طرف دیکھا اور قیامت تک اس میں جو ہونے والا تھا، اس کی طرف بھی یوں دیکھا کہ گویا میں اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر منکشف کر دیا، جیسے اس نے پہلے انبیا پر منکشف کیا۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 14112، حلية الأولياء لأبي نعيم : 101/6)

جواب: سند سخت ضعیف ہے۔

① سعید بن سنان حنفی شامی ''ضعیف ومتروک'' ہے۔

۞ علامہ سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْأَكْثَرُونَ .

''اسے اکثر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(فتاوى السّبكي : 373/2)

② بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ کرتے تھے، لہٰذا سند کے آخر تک سماع کی

صراحت ضروری ہے۔

❀ الفتن لنعیم بن حماد (۲) میں بقیہ کی متابعت حکم بن نافع نے کی ہے۔

یہ متابعت مفید نہیں، کیونکہ الفتن کتاب نعیم بن حماد رحمہ اللہ سے باسند صحیح ثابت نہیں۔

(سوال): بعض کہتے ہیں کہ ناخن تراشنے کے بعد پھینکنا جائز نہیں اور جس نے ناخن پھینکے، اسے روز قیامت آنکھوں سے اٹھانا پڑیں گے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

(جواب): ناخن تراشنا فطرت ہے۔ تراشے ہوئے ناخن قذرات (میل کچیل) ہیں، انہیں پھینکا جائے گا، یہ کہنا کہ ناخن کو پھینکنے والے کو روز قیامت آنکھوں سے اٹھانا پڑیں گے، بے اصل اور بے حقیقت بات ہے۔

(سوال): کیا عورت کے لیے سر کے بالوں کی ایک مینڈی گوندنا جائز ہے؟

(جواب): ایک مینڈی گوندنا بھی جائز ہے، ممانعت یا کراہت پر کوئی دلیل نہیں۔

(سوال): کیا وضو میں سر کا مسح کرنا واجب ہے؟

(جواب): سر کا مسح واجب ہے۔ کوئی وضو میں مسح کرنا بھول جائے، تو وضو نہیں، اعادہ ضروری ہے۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (المائدة 5 : 6)

''ایمان والو! نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو، تو چہرہ دھوؤ، کہنیوں سمیت ہاتھ اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوؤ اور سر کا مسح کرو۔''

(سوال): درج ذیل روایت کی کیا حقیقت ہے؟

❀ نبی کریم ﷺ سے منسوب ہے:

لَا يَصِحُّ الْوُضُوءُ إِنْ وُجِدَ عَلَى الْأَصَابِعِ عَجِينٌ أَوْ مَنَاكِيرُ أَوْ طِينٌ.

''اگر انگلیوں پر آٹا، نیل پالش یا گارا لگا ہو، تو وضو صحیح نہیں۔''

(جواب): ان الفاظ کے ساتھ کوئی روایت کتب حدیث میں نہیں ملی۔ یہ بے اصل اور من گھڑت روایت ہے۔

(سوال): ایک عورت حیض سے پاک ہوئی، اس نے مہندی لگائی ہوئی تھی، کیا مہندی غسل حیض میں مانع ہے؟

(جواب): عورت پاکی کے بعد غسل کر لے۔ مہندی کا استعمال غسل یا وضو پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ مہندی کا رنگ جسم پر ظاہر ہوتا ہے، اس کی تہہ نہیں ہوتی۔

(سوال): کیا معجزات انبیائے کرام علیہم السلام کے اختیار میں ہوتے ہیں؟

(جواب): انبیائے کرام علیہم السلام کے ہاتھوں معجزات ظاہر ہوتے اور اولیائے عظام کے ہاتھوں کرامات کا صدور ہوتا ہے۔ معجزات اور کرامات پر انبیا اور اولیا کا اختیار نہیں ہوتا۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (العنکبوت: ۵۰)

''کہہ دیجئے کہ تمام نشانیاں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔''

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ (الرعد: ۳۸)

''کسی رسول کے اختیار میں نہیں کہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نشانی دکھائے۔''

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾(إبراهيم: ١١)

''(رسولوں نے کہا:) ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی معجزہ دکھا سکیں۔''

سوال: کیا انگریزی مترجم قرآن کو تلاوت قرآن کی طرح پڑھنا جائز ہے؟

جواب: قرآن کریم کی تلاوت صرف عربی زبان میں جائز ہے، جس میں اس کا نزول ہوا ہے، کسی دوسری زبان کے ترجمہ کو تلاوت نہیں کہا جا سکتا۔ نیز ایسا کرنا جائز نہیں۔

سوال: بعض لوگ تلاوت قرآن کے وقت دائیں بائیں، آگے پیچھے کی طرف ہلتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: تلاوت کے وقت ہلنے اور حرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں، بچنا بہتر ہے۔

سوال: کیا انجیل اور تورات کی تلاوت کرنا جائز ہے؟

جواب: انجیل اور تورات منزل کتابیں ہیں، قرآن کریم کے نزول کے بعد پہلی تمام کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں، نیز ان میں تحریف اور تغییر واقع ہو چکا ہے، لہٰذا قرآن کے علاوہ کسی آسمانی کتاب کی تلاوت جائز نہیں، نہ اس کی تلاوت پر ثواب ہے، بلکہ ثواب کی نیت سے قرآن کے علاوہ کسی آسمانی کتاب کی تلاوت کرنا گناہ ہے۔ البتہ نصاریٰ اور یہود سے مناظرہ کے لیے انجیل یا تورات کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا سوتے وقت سورت بنی اسرائیل کی تلاوت مسنون ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ سوتے وقت سورت بنی اسرائیل کی تلاوت فرماتے تھے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ .

''نبی کریم ﷺ سورت بنی اسرائیل اور زُمر پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔''

(سنن التّرمذي : 2920، عمل اليوم واللّيلة لابن السنّي : 678، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔

سوال : کیا سورت فاتحہ کو قرآن کریم کی ''سنام'' (چوٹی) کہا گیا ہے؟

جواب : ایسی کوئی روایت معلوم نہیں، جس میں سورت فاتحہ کو قرآن کریم کی چوٹی کہا گیا ہو۔ البتہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی چوٹی سورت بقرہ کو کہا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا، وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ .

''ہر چیز کی چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی (فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے) سورت بقرہ ہے۔ ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں۔''

(سنن الدّارمي : 3420، وسندهٗ حسنٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَأُ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ .

''ہر چیز کی چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی (فضیلت وعظمت کے اعتبار سے) سورت بقرہ ہے۔ شیطان جب کسی گھر میں سورت بقرہ کی تلاوت سنتا ہے، تو وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔''

(المستدرك للحاكم :561/1؛ وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: درج ذیل روایت کیسی ہے؟

❁ صحابہ سے **منسوب** ہے:

تَعَالَوْا نُجَدِّدُ إِيمَانَنَا .

''آئیں، ہم تجدید ایمان کر لیں۔''

جواب: بے اصل اور بے سند روایت ہے، کتب حدیث میں اس کا وجود نہیں۔

سوال: درج ذیل روایت کیسی ہے؟

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **منسوب** ہے:

إِنَّ عَلَى الْمُتَوَضِّئِ حِجَابًا مِنْ نُورٍ .

''باوضو شخص پر نور کا پردہ ہوتا ہے۔''

جواب: بے اصل روایت ہے۔ کتب احادیث میں نہیں ملی۔

سوال: ایک شخص کی عمر سو سال سے زیادہ ہے، اس کی عقل کبھی زائل ہو جاتی ہے اور کبھی عقل قائم ہو جاتی ہے، اس کے لیے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: جتنا وقت عقل قائم ہو، اس دوران جن نمازوں کا وقت ہوتا ہے، ان کی ادائیگی کر لے۔ اس کے لیے جس طرح نماز پڑھنا ممکن ہو، پڑھ لے۔ اگر وضو نہیں کر سکتا، تو

تیمّم کرلے۔ بزرگ اپنے متعلق خود جانتا ہے کہ وہ کس حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾(التّغابن : ١٦)

''جتنی استطاعت ہے، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔''

جن نمازوں کے دوران عقل زائل ہو جائے، وہ معاف ہیں۔

(سوال): ایک شخص بغیر عذر پانچ نمازیں ایک وقت میں ادا کرتا ہے اور اسے جائز سمجھتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ہر نماز کا وقت مقرر ہے، اسے بغیر عذر شرعی مؤخر کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی شخص کو عذر ہو، تو وہ پانچ نمازیں اکٹھی ادا کر سکتا ہے، مگر بغیر عذر اکھٹی کرنا یا اسے جائز سمجھنا قطعاً ناجائز ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا﴾(النساء : ١٠٣)

''یقیناً نماز مومنوں کے لئے وقت مقررہ پر فرض ہے۔''

(سوال): قرآن کریم پڑھ کر میت کو اہداء کرنا کیسا ہے؟

(جواب): قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ اسلاف اُمت ایسا نہیں کرتے تھے۔ یاد رہے کہ ایصال ثواب اور اہداء کی جو صورتیں قرآن و سنت اور اسلاف اُمت سے ثابت ہیں، ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں۔

تنبیہ:

❀ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (٨٥٥ھ) کہتے ہیں:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ يَجْتَمِعُونَ فِي كُلِّ عَصْرٍ وَزَمَانٍ وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ وَيُهْدُونَ ثَوَابَهٗ لِمَوْتَاهُمْ، وَعَلٰى هٰذَا أَهْلُ الصَّلَاحِ وَالدِّيَانَةِ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ مِنَ الْمَالِكِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ وَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ فَكَانَ إِجْمَاعًا .

''ہر دور میں مسلمان جمع ہوتے تھے، قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور اس کا ثواب اپنے فوت شدگان کو پہنچاتے تھے، مذہب مالکیہ اور شوافع وغیرہ کے صالحین اور متدین لوگوں کا یہی مؤقف ہے، کسی نے اس کا انکار نہیں کیا، لہٰذا یہ مسئلہ اجماعی و اتفاقی ہوا۔''

(البناية شرح الهداية : 467/4)

محدثین، ائمہ اہل سنت سے ایسا کچھ ثابت نہیں۔ یہ بعد والوں کی ایجاد ہے، جسے اجماع باور کرایا جا رہا ہے۔

سوال: میں ایک سکول میں پڑھاتا ہوں، نماز ظہر کے وقت میرا ایک کلاس میں پیریڈ ہوتا ہے، اگر نماز کے لیے جاؤں، تو بچوں کی تعلیم کا حرج ہے، تو کیا میں نماز کو مؤخر کر سکتا ہوں؟

جواب: آپ کو چاہیے کہ پیریڈ کے اوقات میں تبدیلی کروا لیں، آپ کو عذر شرعی نہیں ہے۔ بہر حال نماز کو مؤخر نہیں کیا جا سکتا۔ سکول انتظامیہ کو بھی چاہیے کہ وہ اساتذہ اور طلبہ کو نماز ظہر کے لیے وقت دیں۔

سوال: احناف کا یہ کہنا کہ اگر طواف افاضہ کے تین چکر یا اس سے کم چکر ترک کر دے، تو اس پر ایک بکری دم ہے، یہ کہاں تک درست ہے؟

(جواب): طواف افاضہ جسے طواف زیارت بھی کہتے ہیں، یہ حج کا بالا جماع رکن ہے۔ طواف میں سات چکروں کی شرط ہے، سات چکروں سے کم کو "طواف" نہیں کہتے، لہٰذا یہ کہنا کہ اگر تین چکر ترک کر دے، تو ایک بکری دم سے نقصان پورا ہو جائے گا، باطل بات ہے۔ بلکہ ایسے شخص کا حج نہیں، کیونکہ متواتر احادیث میں نبی کریم ﷺ کے قول و فعل سے طواف کعبہ کے سات چکر ہی ثابت ہیں، اس بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں کوئی اختلاف نہیں۔

(سوال): سوم (تیجہ) کے چنوں پر ستر ہزار بار کلمہ پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): قبیح بدعت ہے۔ شریعت میں اس کی اصل نہیں۔

(سوال): نماز جمعہ کی چار رکعت ادا کرنا کیسا ہے؟

(جواب): نماز جمعہ کی دو رکعت مشروع ہیں، نبی کریم ﷺ، صحابہ، تابعین اور ائمہ دین نے دو رکعت ہی ادا کی ہیں، اسی پر اہل علم کا اجماع ہے۔ نماز جمعہ ظہر کی طرح چار رکعت ادا کرنا جائز نہیں، یہ دین میں اضافہ ہے۔

(سوال): بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیدار نبی، دیدار الٰہی ہے، اس پر وہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

❀ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ .

"جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا، اس نے حق دیکھا۔"

(صحيح البخاري : 6996، صحيح مسلم : 2267)

اس کی کیا حقیقت ہے؟

(جواب): اس حدیث کی بنیاد پر یہ نظریہ پیش کرنا کہ دیدارِ نبی، دیدارِ الٰہی ہے، حدیث کی واضح معنوی تحریف ہے، جو کہ باطل اور کفر ہے۔ یہ سب کچھ یہود و نصاریٰ کی پیروی میں کیا گیا ہے۔ وہ بھی شریعت میں تحریف کر کے اپنے نبیوں کی شان میں غلو کرتے تھے۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا، حقیقت میں اس نے مجھے ہی دیکھا، یہ اس کا سچا خواب ہے۔ اسی معنی پر مسلمانوں کا اتفاق و اجماع ہے۔

❁ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

الْأَظْهَرُ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْحَقِّ هُنَا الصِّدْقُ الَّذِي ضِدُّهُ الْكَذِبُ، أَيْ فَقَدْ صَدَقَتْ رُؤْيَاهُ، فَإِنَّهُ قَدْ رَآنِي لَا غَيْرِي.

''درست بات یہ ہے کہ یہاں حق سے مراد سچ ہے، جو جھوٹ کے مقابلہ میں ہوتا ہے، یعنی اس کا خواب سچا ہے، اس نے مجھے ہی دیکھا ہے، کسی اور کو نہیں۔''

(مرقاة المَفاتيح: 2916/7)

(سوال): کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا ثابت ہے:

لَمْ يَعْرِفْنِي حَقِيقَةً غَيْرُ رَبِّي، يَا أَبَا بَكْرٍ!.

''ابوبکر! حقیقی طور پر مجھے صرف میرے رب نے ہی پہچانا ہے۔''

(جواب): بے سروپا روایت ہے، کتب حدیث میں اس کا وجود نہیں۔

(سوال): کیا میت کا قریبی رشتہ دار دفن کے لیے قبر میں اُتر سکتا ہے؟

(جواب): بہتر یہی ہے کہ میت کے قریبی رشتہ دار ہی کفن و دفن کا بندوبست کریں۔

❁ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَغْسِلُوهُ بَنُو أَبِيهِ.

”آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ نبی کریم ﷺ کو غسل آپ ﷺ کے خونی رشتہ دار ہی دیں۔“

(الأوسط لابن المنذر : 324/5، ح : 2934، وسندہٗ حسنٌ)

سوال: قریب المرگ پر سورت فاتحہ کی تلاوت کرنا کیسا ہے؟

جواب: قریب المرگ پر سورت فاتحہ پڑھنا ثابت نہیں، البتہ اگر قریب المرگ شخص خواہش کرے، تو تلاوت کی جا سکتی ہے۔

سوال: قبرستان میں پیشاب کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان میں پیشاب و پاخانہ کرنا درست نہیں۔ یہ کئی زائرین کے لیے اذیت کا باعث ہوگا۔

سوال: کیا غیر مسلم قبر کھود سکتا ہے؟

جواب: مسلمان میت کے لیے غیر مسلم مزدور بھی قبر کھود سکتا ہے، بشرطیکہ اسلامی طریقہ کے مطابق ہو۔

سوال: لبیک یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی شان میں غلط کرتے ہوئے لبیک یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا حرام اور ناجائز ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں لبیک یا رسول اللہ کہتے تھے۔ کسی صحابی سے نبی کریم ﷺ کی غیر موجودگی میں یا آپ ﷺ کی وفات کے بعد لبیک یا رسول اللہ کہنا یا نعرہ لگانا ثابت نہیں۔